خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
5- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 249 | اتوار 11 جمادی الثانی-1416ھ' 5 نبوت 1374ھش' 5-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (اہل ایمان) اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (اہل ایمان) کو ناز ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 206)

کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہو جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی فطرت میں صاحب عزت اور قابل احترام بننے کا جذبہ تو یقیناً ہے اور یہ جذبہ ہے بھی بہت اچھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ معزز بنے لیکن اس کی نگاہ میں کسی اور کی نگاہ میں نہیں۔ اور غلط راہوں پر چلنے سے اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے (کلام الٰہی) میں روکا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ناک پر ان کی عزت رہتی ہے۔ ذرا سی بات ہو جائے تو کہتے ہیں کہ جی بے عزتی ہو گئی۔ بے عزتی ہو گئی۔ ایسا شخص بھی عزت کے حقیقی مفہوم کو نہیں سمجھتا اور نہ حقیقی مقام عزت کو اس نے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ کسی ایک کے کیا ساری دنیا کے گالیاں دینے سے بھی اس کی بے عزتی نہیں ہوتی جب تک خدا کے فرشتے بھی اس پر لعنت نہ کر رہے ہوں اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت دار ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر درود بھیج رہے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں تو ساری دنیا گالیاں دے کیا فرق پڑتا ہے؟ کجا یہ کہ کسی نے ذرا سی بات کی اور لڑنا شروع کر دیا۔ گویا اپنے زور سے اس نے اپنے لئے عزت کا مقام حاصل کرنا ہے۔ اپنے زور سے تو حقیقی عزت کا مقام حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے مقابلے میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کی فطرت مسخ شدہ ہوتی ہے ان کو اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت نفس عطا کی ہے اور ایک معزز زندگی ہمیں اس دنیا میں گزارنی چاہئے۔ اس معنی میں جس معنی میں خدا تعالیٰ نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پانے کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں' ہر قسم کی فدائیت کے نمونے پیش کرنے چاہئیں تاکہ ہم اس کی نگاہ میں معزز ہو جائیں۔ ایسی مسخ شدہ فطرت تو عزت کے معنی سے بھی نا آشنا ہوتی ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک شخص نے اپنے نوکر کو خوب جوتیاں لگائیں۔ اس نے کہا کہ جناب میرا استعفیٰ!!! آج آپ مجھے جوتیاں مار رہے ہیں۔ کل میری بے

باقی صفحہ 7 پر

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب نائب ناظر مال کی ممانی محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد اکرم خاں صاحب سابق پٹواری مال حلقہ دہلی دروازہ لاہور آجکل دل کی تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے محترمہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

○ مکرمہ نسیمہ لطیف صاحبہ صدر لجنہ حلقہ نمبر3 دارالنصر غربی ربوہ اپنے خاوند مکرم چوہدری عبداللطیف احمد صاحب قائمقام امیر جماعت خیرپور کے بارے میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکل دور کرے اور سب مسائل حل فرما دے۔

○ مکرم محمد شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا عرصہ دو سال سے بوجہ رعشہ بیمار ہیں۔ ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم سمن آباد۔ لاہور۔ مورخہ 95-10-29 کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ مکرم ملک عبدالحفیظ اور ملک عبدالسمیع آف لبرٹی لمپ گلبرگ کے والد محترم اور جماعت سمن آباد کے سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری ضیافت تھے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی۔ عصر کے بعد بیت المبارک میں مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے قبر پر اجتماعی دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل کے نمائندہ کا دورہ

حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ اپنے دورہ کے دوران راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ اٹک۔ چکوال برائے حصول اشتہارات تشریف لے جا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

"مینجر روزنامہ الفضل ربوہ"

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- نبوت 1374 ھش   5 - نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غائبانہ دعا

کہتے ہیں کہ پیٹھ پیچھے بادشاہ کو بھی گالی دے دی جاتی ہے۔ بادشاہ کو کوئی گالی دے یا نہ دے۔ ایک بات ضرور سامنے آتی ہے اور وہ یہ کہ منہ پر تو محبت کا اظہار ہوتا ہے اور ہم دعا بھی کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی انسان موجود نہ ہو تو اس کے متعلق اپنے دلی جذبات کے پوری طرح اظہار کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ آمنے سامنے ہم لوگوں کو عام طور پر اچھا ہی کہتے ہیں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ لیکن جونہی ایک شخص نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔ بعض اوقات اپنے دلی جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ گویا اس کی جو تعریف کی تھی وہ محض اسے دکھانے کے لئے تھی۔ ہمارے دل میں نہ اس کے لئے حقیقی محبت ہے نہ ہم اسے اتنا اچھا سمجھتے ہیں کہ اس کی تعریف کریں۔ اور جو چاہتے ہیں اس کی عدم موجودگی میں کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ غیبت عام طور پر عدم موجودگی میں ہی کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند دوستوں کی مجلس میں سب ایک دوسرے کے لئے اچھے خیالات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ جونہی ایک شخص وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ ہم اس کے خلاف باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ اسے بیوقوف بھی کہتے ہیں۔ اسے بے علم بھی کہتے ہیں۔ اسے دغاباز بھی کہتے ہیں۔ بہت کچھ کہہ لیتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہو کہ ہم کسی شخص کی عدم موجودگی میں بھی اس کا اچھا ہی ذکر کریں تو یقیناً یہ بات اس کا ثبوت ہوگی کہ ہم اسے اچھا ہی سمجھتے ہیں۔ نہ صرف اس کے منہ پر اسے اچھا کہتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ بلکہ جب وہ ہم میں موجود نہیں ہوتا تب بھی ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپس میں حقیقی محبت کی یہی ایک دلیل ہے۔ اور اس دلیل کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ ہم اپنے اس بھائی کے لئے جو ہم سے کہیں دور ہے دعا کریں۔ کسی کو اچھا کہنا ایک بات ہے اور اس کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرنا دوسری بات۔ یہ دوسری بات دراصل سچے اور اچھے تعلقات کا اظہار ہوتی ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"آپس میں محبت کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے۔ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا محبت کی علامت تو ہے ہی لیکن حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ کوئی غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ اور فرشتے کی دعا یقیناً قبول ہو جاتی ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ جو کچھ انسان دوسرے کے لئے مانگتا ہے اس کی ساری اچھائی اور بھلائی اس کی اپنی طرف لوٹ کر آ جاتی ہے۔

پس ہمیں چاہے کہ آپس میں محبت کو پختہ کرنے کے لئے اور محبت کو بڑھاتے رہنے کے لئے۔ ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کریں اور ہر وہ اچھی بات مانگیں جو ہم اپنے لئے مانگنا چاہتے ہوں۔

مری سعئ نارسا کا مجھے کیا ملے ٹھکانہ
مری زندگی کا ہر غم ہے خوشی کا اک بہانہ
جو ہؤا، جو ہو رہا ہے وہ مرا کیا دھرا ہے
"نہ گلہ ہے دوستوں سے نہ شکائتِ زمانہ"

ابوالاقبال

منظوم کلام حضرت مرزا طاہر احمد- امام جماعت احمدیہ الرابع

اے بوسنیا! بوسنیا!!

تُو خوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وطن ہے
گلُرنگ شفق، قرمزی جھیلوں کا وطن ہے
خونبار بلکتے ہوئے جھرنوں کی زمیں ہے
نوُخیز جواں سال قتیلوں کا وطن ہے
اِک دن تیرے مقتل میں بہے گا دَمِ جلّاد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

اے وائے وہ سر جن کی اتاری گئی چادر
پابَستہ پدر اور پسر جن کے برابر
ہوتی رہی رسوا کہیں دختر کہیں مادر
دیکھے ہیں تری آنکھ نے وہ ظُلم کہ جن پر
پتھر بھی زبانیں ہوں تو، کرنے لگیں فریاد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

قبروں میں پڑے عرش نشینوں کی قسم ہے
رولے ہوئے مٹی میں نگینوں کی قسم ہے
بہنوں کی اُمنگوں کے دفینوں کی قسم ہے
ماؤں کے سلگتے ہوئے سینوں کی قسم ہے
ہو جائیں گے آنگن ترے اُجڑے ہوئے آباد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

چھُٹ جائیں گے اک روز مظالم کے اندھیرے
لہرائیں گے ہر آنکھ میں گلرنگ سویرے
صبحوں کے اجالوں سے لکھیں گے ترے نغمے
سر پر ترے باندھیں گے فتوحات کے سہرے
اللہ کی رحمت سے سب ہو جائیں گے دلشاد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

سینوں پہ رقم ہیں تری عظمت کے فسانے
گاتی ہیں زبانیں تری سطوت کے ترانے
اُترے گا خدا جب تری تقدیر بنانے
مٹ جائیں گے، نکلے جو ترا نام مٹانے
جس جس نے اُجاڑا تجھے ہو جائے گا برباد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

تو اپنے حسیں خوابوں کی تعبیر بھی دیکھے
اک تازہ نئی صبح کی تنویر بھی دیکھے
جو سینۂ شمشیر کو بھی چیر کے رکھ دے
دنیا ترے ہاتھوں میں وہ شمشیر بھی دیکھے
پیدا ہوں نئے حامئ دیں، دشمنِ الحاد
اے بوسنیا، بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

خدا تعالیٰ کی جزائیں بھی عجیب پر حکمت ہوتی ہیں۔ فرعون ایسے وقت میں ایمان لایا کہ اس کا ایمان صرف ایک بے جان ڈھانچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے بدن کو بچالیا۔ اور اس کے ایمان جیسی ہی اسے نجات دے دی۔ یعنی روح کو تو فائدہ نہ پہنچا۔ جسم کو بچالیا۔ کہ دوسروں کے لئے عبرت ہو۔ (ہم تیرے بدن کو بچالیں گے) فرعون کے جسم کے بچائے جانے کا ذکر (کلام الٰہی) کے سوا دوسری کتب میں نہیں ہے۔ بائبل اس امر میں خاموش ہے اور تاریخیں ساکت ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی باتیں کیسی سچی ہوتی ہیں۔ آج تین ہزار سے زائد سالوں کے بعد فرعون موسیٰ یعنی منفتاح کی لاش مل گئی ہے اور قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے۔ چھوٹے قد کا دبلا سا ایک شخص ہے۔ جس کے چہرے سے حماقت اور غضب دونوں قسم کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ کجا وہ زمانہ اور کجا یہ زمانہ۔ خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس کے جسم کو بچایا بلکہ پچھلوں کے لئے اسے عبرت کا موجب بنانے کے لئے اس کی لاش کو اس وقت تک محفوظ رکھا ہے۔ یہ آیت (کلام الٰہی) کی سچائی پر کیسا زبردست شاہد ہے۔ اور بائبل پر اس کی کس قدر فضیلت ثابت کرتی ہے۔ بائبل کا دعویٰ ہے کہ وہ موسیٰ کے وقت کی تاریخ بیان کرتی ہے اور اسی وقت لکھی گئی تھی۔ قرآن کریم اس کے قریباً دو ہزار سال بعد آتا ہے۔ اور وہ واقعات بیان کرتا ہے جو بائبل میں بیان نہیں ہیں اور پھر واقعات اسی کی صداقت بیان کرتے ہیں(-)........

بعض مفسروں نے اس فرعون کا نام رعمسیس لکھا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں رعمسیس وہ فرعون تھا جس نے موسیٰ کو پالا تھا۔ لیکن حضرت موسیٰؑ کی نبوت کا زمانہ وہ ہے جبکہ اس کا دوسرا بیٹا منفتاح تخت حکومت پر بیٹھا۔ بائبل سے بھی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ موسیٰ کی پیدائش کے وقت بنی اسرائیل رعمسیس نامی شہر بناتے تھے۔ (خروج باب۔11) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ کا نام رعمسیس تھا۔ پھر خروج نمبر2۔ آیت 23) میں لکھا ہے کہ وہ بادشاہ مرگیا۔ اور دوسرے کے پاس موسیٰ آئے۔ پس رعمسیس کا بیٹا منفتاح تھا۔ جس کے پاس موسیٰ آئے تھے اور وہی غرق ہوا۔ (نیز دیکھو جیوئش انسائیکلوپیڈیا جلد 8 ص500) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ایمان کو ایمان پر جلدی کرنی چاہئے۔ جب بھی نیک تحریک ہو اسے جلدی پورا کرنا چاہئے۔ دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے سے چھوٹے امر کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اب دیکھو فرعون موت کے وقت ایمان لاتا ہے۔ تو اس کی لاش کو امن دیا جاتا ہے جب وہ لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوگا تو کچھ نہ کچھ تو اسے اس کے ایمان کا فائدہ پہنچے گا۔ حضرت محی الدین ابن عربی کا اسی وجہ سے یہ مذہب ہے کہ فرعون جہنم میں نہیں جائے گا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات

○ بیعت اولیٰ۔ سبز کاغذ پر جب اشتہار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جاری کیا تو میرے پاس بھی 6-7 اشتہار حضرت صاحب نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحب فوراً لدھیانہ کو روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن محمد خان صاحب اور میں گئے اور بیعت کرلی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے۔ کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی "عبدالرحمٰن آجا" ہم سے پہلے آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضرت صاحب اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحب نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کرلی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کرلی۔ ان کے ایک دن بعد متی عبدالرحمٰن صاحب نے بیعت کی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب منشی اروڑا صاحب اور محمد خان صاحب تو بیعت کرکے واپس آگئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے۔ میں 15۔ 20 روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تنہائی میں بیعت لیتے تھے۔ اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ اس لئے ایک دن میں بیس پچیس کے قریب بیعت ہوتے تھے۔

○ ایک دفعہ حضرت صاحب لدھیانہ میں تھے کہ میں حاضر خدمت ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کی جماعت ساٹھ روپے ایک اشتہار کے صرف کے لئے جس کی اشاعت کی ضرورت تھی۔ برداشت کرلے گی۔ میں نے اثبات میں جواب میں دیا۔ اور کپورتھلہ واپس آکر اپنی اہلیہ کی سونے کی تلڑی فروخت کردی۔ اور احباب جماعت میں سے کسی سے ذکر نہ کیا اور ساٹھ روپے لے کر میں اڑ گیا۔ (والد صاحب کے یہی الفاظ ہیں۔ محمد احمد) اور لدھیانہ جاکر پیش خدمت کئے۔ چند روز بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ آگئے۔ میں وہیں تھا۔ ان سے حضرت صاحب نے ذکر فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقع پر امداد کی۔ منشی اروڑا صاحب نے عرض کی۔ جماعت کو یا مجھے تو پتہ بھی نہیں۔ اس وقت منشی صاحب کو معلوم ہوا۔ کہ میں اپنی طرف سے آپ ہی روپیہ دے آیا ہوں۔ اور وہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور حضرت صاحب سے عرض کی اس نے ہمارے ساتھ بہت دشمنی کی۔ جو ہم کو نہ بتایا۔ حضرت صاحب نے منشی اروڑا صاحب کو فرمایا کہ منشی صاحب خدمت کرنے کے بہت سے موقعے آئیں گے آپ گھبرائیں نہیں۔ منشی صاحب اس کے بعد عرصہ تک مجھ سے ناراض رہے۔

○ ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب اور میں نے لدھیانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض کی کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ ان دنوں کپورتھلہ میں ریل نہ آئی تھی۔ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا کہ ہم کبھی ضرور آئیں گے۔ اس کے بعد جلد ہی حضرت صاحب بغیر اطلاع دیئے ایک دن کپورتھلہ تشریف لے آئے۔ اور یکّہ خانہ سے اتر کر مسجد فتح والی نزد یکّہ خانہ واقع کپورتھلہ میں تشریف لے گئے۔ حافظ حامد علی صاحب ساتھ تھے۔ مسجد سے حضرت صاحب نے ملا کو بلا بھیجا کہ منشی اروڑا صاحب یا منشی ظفر احمد صاحب کو ہمارے آنے کی اطلاع کردو۔ میں اور منشی اروڑا صاحب کچہری میں تھے کہ ملانے آکر اطلاع دی کہ مرزا صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں اور انہوں نے بھیجا ہے کہ اطلاع کردو۔ منشی اروڑا صاحب نے بڑی تعجب آمیز ناراضگی کے لہجہ میں پنجابی میں کہا "دیکھو تاں تیری میت وچ آکے مرزا صاحب نے ٹھہرنا سی" میں نے کہا چل کر دیکھنا تو چاہئے' پھر منشی صاحب جلدی سے صافہ (پگڑی) باندھ کر میرے ساتھ چل پڑے۔ مسجد میں جاکر دیکھا کہ حضرت صاحب فرش پر لیٹے ہوئے تھے اور حافظ حامد علی صاحب پاؤں دبا رہے تھے۔ اور پاس ایک پیالہ اور چمچہ رکھا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ شاید آپ نے دودھ ڈبل روٹی کھائی تھی۔ منشی اروڑا صاحب نے عرض کی حضرت نے اس طرح تشریف لانی تھی۔ ہمیں اطلاع فرماتے۔ ہم کرتار پور سٹیشن پر حاضر ہوتے۔ حضرت صاحب نے جواب دیا۔ اطلاع دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کرنا تھا۔ پھر حضرت صاحب کو ہم اپنے ہمراہ لے آئے اور محلہ قائم پورہ کپورتھلہ میں جس مکان میں پرانا ڈاک خانہ بعد میں رہا ہے وہاں حضرت صاحب کو ٹھہرایا' وہاں بہت سے لوگ حضرت صاحب کے پاس جمع ہوگئے۔ کرنیل محمد علی خان صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ۔ حضرت صاحب تقریر فرماتے رہے۔ کچھ تصوف کے رنگ میں۔ کرنیل نے سوال کیا تھا جس کے جواب میں یہ تقریر تھی۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ مولوی غلام محمد صاحب جو کپورتھلہ کے علماء میں سے تھے آبدیدہ ہوگئے۔ اور انہوں نے ہاتھ بڑھایا کہ مجھے آپ بیعت کرلیں۔ مگر حضرت صاحب نے بیعت کرنے سے انکار کردیا۔ بعد میں مولوی مذکور سخت مخالف رہے۔ غرض ایک دن قیام فرما کر حضرت صاحب قادیان تشریف لے گئے اور لدھیانہ سے آئے تھے۔ ہم کرتار پور سٹیشن پر پہنچانے گئے۔ یعنی منشی اروڑا صاحب' محمد خان صاحب اور میں۔ اگر کوئی اور بھی ساتھ کرتار پور گیا ہو تو مجھے یاد نہیں۔

عشرہ وقف جدید۔

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مجالس انصار اللہ / جماعت ہائے احمدیہ پاکستان مورخہ 24۔ نومبر سے 3۔ دسمبر 95ء تک

عشرہ وقف جدید

منا رہی ہیں۔ اس عشرہ کے دوران زعماء کرام اجلاس عام منعقد کرکے تمام اراکین / افراد کو نظام وقف جدید کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرکے ان مقاصد جلیلہ کے حصول کے لئے ہر ناصر اور ہر فرد جماعت' خدام' اطفال' ناصرات اور لجنہ اماء اللہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں گے اور سال رواں 1995ء کے

وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی کا اہتمام کریں گے نیز کوشش کریں کہ تمام انصار اپنے وعدوں کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور حیثیت کے مطابق ادا کریں۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحب کا مندرجہ ارشاد مبارک ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے"

(خطبہ 6۔ جنوری 1995ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پاکستانی جماعتوں کو عطا فرمایا ہے۔ اسے تمام احباب جماعت اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا کر قائم رکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر (آمین)

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان .... مبارک احمد وڑائچ

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ

یہ چند قیمتی یادیں میں محترم خاتون کی یاد میں لکھ رہا ہوں جو ہمارے پورے خاندان اور احمدی خواتین کے لئے مشعل راہ تھیں۔ جس خاتون کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ وہ ہماری تائی لگتی ہیں لیکن ہمارے پورے خاندان میں ان کو مامی جی کہہ کر پکارتے تھے اس لئے ہم اس نام سے مانوس ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میں ان کو مامی جی کے نام سے یاد کروں گا۔ ہماری مامی جی غیر احمدی خاندان سے احمدیت قبول کر کے ہمارے تایا جان سے بیاہی گئی تھیں۔ اور اس گاؤں کی تھیں اس لئے چک 78 جنوبی ان کا گاؤں ہے ابھی ان کے بڑے لڑکے مکرم مبشر احمد صاحب نمبردار زندگی کی اونچ نیچ سے واقف نہ تھے کہ ان کے میاں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ مامی جان نے جے۔ وی کا امتحان پاس کیا ہوا تھا اور پرائمری سکول میں ٹیچر تھیں۔ خاوند کے فوت ہونے پر انہوں نے بہت بڑے صدمے کو اپنے اندر سمیٹتے ہوئے کمر ہمت باندھ لی۔ آپ نے بڑے بچے کو خاص طور پر اور سب کو یہ نصیحت کی بیٹا آپ نے کبھی بھی ایسا کام نہیں کرنا جو احمدیت اور خاندان کی بے عزتی کا باعث بنے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا اس ماحول میں نسبتاً مشکل ہے اس کے علاوہ کھیتی باڑی کا خیال سکول کی ڈیوٹی یہ سب ذمہ داریاں بڑے احسن طریقے سے نبھائیں جب بھی کوئی بچہ روٹین سے لیٹ ہوتا۔ سب کام چھوڑ کر اس کے پیچھے جاتیں جب تک اس کو گھر واپس نہ لے آتیں چین سے نہ بیٹھتیں بچوں کی تربیت کو سب سے افضل سمجھتی تھیں، دوسرے نمبر پر تعلیم کو بہت اہمیت دی جس کے نتیجہ میں باوجود گاؤں کے سکولوں میں پڑھنے کے سب بچے اچھے تعلیم یافتہ ہیں اور ان کی تربیت کی بھی لوگ مثال دیتے ہیں ہمارے دادا جان کے 3 مربعے تھے 2 گھوڑی پال اور ایک مربع نمبرداری کا دادا جان نے کسی مصلحت کے تحت دو مربع ہمارے والد صاحب کو دے دیئے یعنی عارضی طور پر اور ایک مربع مامی جی یعنی ہماری تائی جان کو دیا۔ بعض قریبی رشتہ داروں نے اور برادری کے لوگوں نے ان کے بیٹوں کو بہت بھڑکایا کہ آپ کے دادا نے بے انصافی کی ہے۔ جب مامی کو پتہ چلا کہ بچے لوگوں کی باتوں میں آ رہے ہیں۔ بہت فکر مند ہوئیں جب بچوں نے اپنی امی کو کہہ دیا کہ ہم چچا جان کو آدھا مربع زیادہ نہیں لینے دیں گے۔ تو اس صابر اور عقل مند خاتون نے بچوں کو اپنے پیار کا واسطہ دیا اور کہا کہ اگر آپ نے دادا جان کے فیصلہ کے خلاف کوئی آواز اٹھائی تو میں آپ کو اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔ آخر بچے بھی اس صابر اور عقل مند ماں کی کوکھ سے پیدا ہوئے تھے انہوں نے یک زبان ہو کر کہا امی جان آئندہ ایسی کوئی شکایت آپ کو نہیں ملے گی اسی ڈیڑھ مربع پر کھیتی باڑی کرتے رہے آخر کار دادا جان کی وفات پر ابا جان نے آدھ مربع رقبہ اپنے بچوں کے حوالے کر دیا۔ لیکن اس وقت کا صبر ساری خواتین کے بس کی بات نہیں۔ آج جب وہ فوت ہوئیں تو انہوں نے اس صبر کا اجر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کے پانچوں بچے برسر روزگار آپس میں پورا اتفاق مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی ساری عمر تابعداری اور خدمت کی۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مامی جی کو جنت میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارے خاندان کی باقی ماندہ خواتین کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔

طاہر احمد شمس

محترم کیپٹن محمد صدیق خان

مورخہ 26۔ جولائی 1995ء کو ہمارے پیارے والد کیپٹن محمد صدیق خان صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب بقضائے الٰہی ربوہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے مورخہ 27۔ جولائی کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ 1931ء میں احمدیت قبول کی 1935 میں آرمی میں بھرتی ہوئے دوسری جنگ عظیم میں حصہ لیا اور جرمنی میں قید ہو گئے۔ بڑے ہی نیک سیرت شگفتہ طبیعت کے مالک تھے جفاکش اور محنتی احمدیت کے بڑے فدائی تھے۔ ان کی طبیعت میں خوف تو بالکل تھا ہی نہیں۔ عبادات کے پابند تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے اس وقت میں دوسری جماعت میں پڑھتا۔ اس وقت ہم شکر گڑھ میں رہتے تھے والد صاحب کو زمین فوجی الاٹ منٹ میں ملی تھی ہماری گاؤں میں جگہ تھی۔ لیکن انہوں نے اسی وجہ سے ہمیں گاؤں میں نہیں رکھا کہ گاؤں کا ماحول اچھا نہیں تھا۔ چھوٹی سی بیت گھر پر ہی بنائی ہوئی تھی۔ وہاں پر ہم سب اکٹھے عبادت ادا کرتے اور جمعہ بھی والد صاحب خود ہی پڑھاتے تھے۔ اکثر وہ جو بات کہہ دیتے وہ ہمیشہ پوری ہوتی تھی۔ ایک دفعہ بینک میں بدلی ہو کر ہمارے احمدی دوست آئے۔ ان کو بندوق چلانے کا بہت شوق تھا۔ ایک دن وہ آئے تو والد صاحب نے کہا کہ آپ نے آبادی کے نزدیک بندوق بالکل نہیں چلانی کیونکہ یہ ہمیشہ آنکھ ہی میں لگتی ہے۔ باوجود منع کرنے کے انہوں نے ایسا ہی کیا بندوق کی گولی سیدھی ایک عورت کی آنکھ میں جا کر لگی جو کہ چھت کے اوپر چڑھی ہوئی تھی۔

میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس لئے سب سے زیادہ ان کے پاس رہا ہوں بہت پیار کرتے تھے اپنی اولاد کی تربیت اور حصول تعلیم کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آخری دنوں میں کئی بار اس بات کا اظہار کرتے تھے۔ کہ اب دنیا کی تمام خواہشیں پوری ہو گئی ہیں۔ اب ایک ہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ چلتا پھرتا لے جائے۔ کسی پر بوجھ نہ بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا بھی قبول کی۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ ابا جان کے درجات جنت میں بلند فرمائے اور ہماری امی جان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

اخبارات کے نام

ڈاکٹر نسیم بابر کی یاد میں

انگریزی رونامہ فرنٹیئر پوسٹ کی 26۔ اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں خطوط کے کالم میں ایم نسیم خالد لاہور کا ایک خط شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

9۔ اور 10 اکتوبر کی درمیانی شب کو باوقار قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کو اس کے ایک بہترین فزکس کے استاد ڈاکٹر نسیم بابر کی خدمات سے محروم کر دیا گیا۔ یہ اس وقت ہوا جب ایک قاتل نے یونیورسٹی کے رہائشی علاقے میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ان کے گھر پر ان کے سینے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈاکٹر نسیم بابر ایک وقف کی روح رکھنے والے استاد اور ریسرچ سکالر تھے جو کہ ہر وقت پاکستان اور اسی طرح باہر کی یونیورسٹیوں میں نئے علم کی تلاش میں سرگرداں رہتے تھے۔ ان کے دہشت ناک اور سفاکانہ قتل سے تعلیمی دنیا پر ایک غم واندوہ اور مایوسی کا بادل چھا گیا ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے ایک تعزیت کی میٹنگ کے انعقاد کے وقت ایک سینیئر کیمسٹری پروفیسر ڈاکٹر صادق نیازی اپنے ساتھی کے قتل کا بوجھ برداشت نہ کر سکے اور اپنی تقریر کے خاتمہ کے ساتھ ہی وہ گر پڑے اور موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ ہم جس صورت حال میں دھکیل دئے گئے ہیں ذرا اس کا اندازہ تو کیجئے۔ اقتدار کے اعلیٰ حکام کی اس سلسلے میں بے اعتنائی سے کسی یونیورسٹی کے اساتذہ نے کبھی ایسی بے بسی کا سامنا نہیں کیا تھا۔

پاکستان کے صدر اور وزیراعظم اگرچہ اتنے مہربان تھے کہ انہوں نے بیگم نسیم بابر کے نام تعزیت نامے بھیجے اور دونوں نے ان کے نام اپنے ایک پیغام میں یقین دلایا کہ اسلام آباد کی انتظامیہ ملزموں کو جلد از جلد پکڑنے کی بھرپور کوشش کرے گی اور مجرموں کو جلد از جلد قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ اور ان کو مثالی سزا دی جائے گی۔ بہرحال ملک کے سربراہ کی طرف سے اس قسم کی یقین دہانی کے لئے شکریہ ہی ادا کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کے نوبل انعام حاصل کرنے والے سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے ڈاکٹر بابر کی سائنسی صلاحیتوں کا اعتراف کیا تھا۔ انہوں نے نہ صرف بیگم تمکین بابر کو تعزیتی خط لکھا بلکہ یہ بھی ضروری سمجھا کہ وہ اس ہونہار سائنس دان کے قتل کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار وزیراعظم بھٹو سے کریں۔ انہوں نے وزیراعظم کو لکھا کہ وہ اس سینیئر سائنس پروفیسر کے قتل کے مجرموں کو گرفتار کئے جانے کے لئے اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کریں تاکہ ملک میں اقلیتیوں کو اپنے متعلق حفاظت کا احساس ہو۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی کے سٹاف میں جو کہ دو صد سے زیادہ اساتذہ پر مشتمل ہے ڈاکٹر بابر واحد احمدی پروفیسر تھے۔

اسلام آباد میں یورپیئن یونین کے سربراہ مسٹر جی۔ ڈگلس بوہر نے ڈاکٹر بابر کے افسوس ناک قتل پر اپنے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس بے وقت موت کی وجہ سے پاکستان یورپیئن سائنس کے تعاون کے میدان میں ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جس کو پر کرنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ یہ سائنسی خلاء یقیناً کسی نہ کسی دن پر ہو جائے گا لیکن ڈاکٹر بابر کے تین چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں ریما عمر آٹھ سال۔ سقراط عمر چھ سال اور جبران عمر دو سال کی زندگیوں میں پیدا ہونے والا خلاء کبھی پر نہ ہو سکے گا۔ اور وہ ہمیشہ یہ پوچھتے رہیں گے کہ ان کے انتہائی پیار کرنے والے بے ضرر اور معصوم والد کے دہشت ناک قتل کا ذمہ دار کون ہے۔ کیا حکومت۔ اقتدار اور اونچی اپوزیشن رکھنے والے لوگوں میں سے کسی کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ اس سوال کا جواب دے سکیں۔؟

خدا کی ہستی پر ایمان

انگریزی روزنامہ دی فرنٹیئر پوسٹ کے 26۔ اکتوبر 1995ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں حبیب احمد ربوہ کا ایک خط "خدا کی ہستی پر ایمان" کے عنوان کے تحت چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

انسان کے لئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر غیر متزلزل یقین رکھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا غیر متزلزل

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکول لائبریری

18 نومبر 1955ء کے دی ٹروتھ میں مالم-ایم-ایم- جیبو- کا ایک مضمون "سکول لائبریری" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مالم-ایم-ایم- جیبو حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کے پاس عربی اور دینیات پڑھنے کے لئے ایک علاقے کے ڈپٹی کمشنر نے بھیجے تھے- اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ابھی بچپن کی حدیں بھی نہیں پھلانگی تھیں' وہ حضرت حکیم کے پاس اور ان کے بعد کچھ عرصہ خاکسار (نسیم سیفی) کے پاس رہے- اور عربی اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب واپس گئے تو آہستہ آہستہ انہوں نے ترقی کی سیڑھیاں چڑھنا شروع کیں اور ایک وقت میں وفاقی حکومت نائیجیریا کے ایک بڑے افسر بن گئے- اس مضمون میں آپ نے سکول میں لائبریری کے قیام کی اہمیت کا ذکر کیا ہے- آپ نے کہا ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحبان کو چاہئے کہ وہ کسی نہ کسی طرح لائبریری کی کتب خریدنے کے لئے وسائل مہیا کریں اور جب وسائل مہیا ہو جائیں تو ایسی کتابیں جن میں بچے دلچسپی لے سکیں اور ان کا علم بھی بڑھتا رہے' خریدیں- مالم- جیبو- نے انگریزی کی بہت سی کتابوں کے نام بھی دیئے ہیں اور کہا ہے کہ اگر بچے ان آسان کتابوں کو باقاعدگی کے ساتھ پڑھتے رہیں تو علم کے علاوہ انہیں زباندانی کا بھی خاصا فائدہ ہو گا-

جہاں تک طالب علموں کا تعلق ہے- آپ نے بتایا ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو لائبریری کے اوقات مقرر کر دینے چاہئیں تاکہ کسی ایک وقت میں طالب علموں کا ہجوم نہ ہو جائے- اور زیادہ شور کی وجہ سے کام میں رکاوٹ نہ پڑے-

آپ کے اس مضمون کی وجہ سے نائیجیریا میں احمدی سکولوں نے اس طرف خاص توجہ دی اپنے اپنے ہاں مفید لائبریریاں بنائیں اور طلباء کے ازدیاد علم اور دلچسپی کا باعث بنیں-

آپ نے اپنے مضمون کے آخر پر لکھا ہے کہ لائبریریاں اتنی مفید ہیں کہ ان کی افادیت کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی- حقیقت یہ ہے کہ انہیں خود پڑھانے کا تجربہ تھا اور انہوں نے اپنے سکول میں بچوں کی دلچسپی کے لئے اور ان کے ازدیاد علم کے لئے مختلف کتابیں مہیا کی تھیں-

ایک بات مالم- ایم- ایم- جیبو کے متعلق یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصائد کے اتنے اشعار یاد کئے ہوئے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ سارے قصائد آپ نے حفظ کر لئے ہیں مجھے فلسطین سے نائیجیریا جاتے ہوئے حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصائد کا ایک نسخہ دیا تھا- جو میں نے مالم-ایم-ایم- جیبو کی حضرت صاحب کے اشعار میں دلچسپی کی داد دینے کے لئے ان کی خدمت میں پیش کر دیا-

---

روزنامہ الفضل قادیان 15- نومبر 1936ء

ہماری تاریخ

15-11-1936

الفضل قادیان — THE DAILY ALFAZLQADIAN

15 نومبر 1936ء کے الفضل میں تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں اسمبلی کے مصنوعی اجلاس کی خبر شائع کی گئی ہے-

قادیان 13- نومبر آج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں سات بجے شام سے ساڑھے نو بجے تک طلباء اساتذہ سکول اور اولڈ بوائز نے طلباء کو اسمبلی کے اجلاس کی نوعیت سمجھانے کے لئے ایک نقلی اجلاس کیا- جس میں پہلے سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا اور پھر ایک بل موسومہ اصلاح سٹیٹ گراؤنڈز بل پیش کیا گیا- بل ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے بحیثیت ہوم ممبر پیش کیا- مسٹر محمد طفیل صاحب ناز ایم- اے اور چوہدری عبدالرحمان صاحب بی- اے نے اس کی پر زور مخالفت کی- لیکن آخر کار یہ بل پاس ہو گیا- اور اس کی رو سے قرار پایا کہ دارالعلوم کی گراؤنڈز کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے چندہ جمع کر کے ایک موٹر پمپ لگایا جائے اور اولڈ بوائز سے یہ رقم بالخصوص وصول کی جائے-

اجلاس کے صدر مسٹر عبدالرحیم شبلی بی- کام تھے اجلاس کی غرض ایک طرف تو طلباء کو اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی سے واقفیت کرانا- اور دوسری طرف سکول گراؤنڈز کی بہتری کی طرف توجہ دلانا تھی-

---

رشید احمد بھٹی' فلاڈلفیا- امریکہ

امریکہ کی کچھ اچھی باتیں

یوں تو امریکہ دنیا کے بعض حصوں میں بہت بدنام ہے ایران اسے شیطان اعظم سمجھتا ہے ہر برائی کا منبع یہی ملک سمجھا جاتا ہے مگر اس میں بعض اچھی باتیں بھی پائی جاتی ہیں جن سے ہمیں ضرور سبق حاصل کرنا چاہئے-

مثلاً پہلی بات تو مذہبی آزادی ہے- تعلیمی مواقع میسر ہیں- 12 جماعت تک تعلیم مفت ہے- اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ- قرض حسنہ یا کالج و یونیورسٹی کے اندر ہی جاب مل جاتا ہے- اچھے دماغ کا طالب علم خواہ کسی ملک یا مذہب کا ہو اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں- ہاتھ کے کام کی بہت قدر ہے ایک مزدور کی کم از کم اجرت 4 ڈالر فی گھنٹہ مقرر ہے ٹیکنیکل آدمی کے لئے ہر قسم کے ہتھیار اوزار سستے اور عام مل جاتے ہیں- بلکہ Do it yourself کے تحت ہر قسم کے کام کو باحسن سرانجام دینے کے لئے ترکیبیں عام میسر ہیں- مثلاً گھر کو پینٹ کرنا- فرش لگانا- لکڑی کا کام- بجلی کا کام- گھر کے باہر پھول پودے لگانا اور سجانا- درخت لگانا گھاس کاٹنا وغیرہ- شہر کے اندر اپنے گھر کے سامنے کے حصہ کی صفائی گھر میں رہائش رکھنے والے کے ذمہ ہے جس میں سردیوں میں برف ہٹانا بھی شامل ہے- ہفتہ میں ایک دن گھروں کا کوڑا کرکٹ اور کاٹھ کباڑ لے جانے کے لئے میونسپل کمیٹی کا عملہ اور ٹرانسپورٹ مقرر ہے- اہل خانہ کا کام صرف یہ ہے کہ ایسے کوڑے کو پلاسٹک کے بڑے لفافوں میں باندھ کر مقررہ جگہ پر رکھ دیں- اسی طرح ٹین کے ڈبے- شیشے کی بوتلیں اور اخبارات کو دوبارہ استعمال کر کے کار آمد اشیاء بنانے کا رواج بھی ہے-

ڈاک کا نظام بہت اعلیٰ ہے- شہر کے اندر پوسٹ مین گھر کے دروازہ سے ہی ڈاک لے بھی جاتا ہے اور دے بھی جاتا ہے- ڈاک اتنی مقدار میں ہوتی ہے کہ اس کے لئے سرکاری جیپ مہیا ہوتی ہے- زیادہ تر اشتہارات اور Catalogs ہوتے ہیں جنہیں یہاں Junk Mail کہا جاتا ہے- شہر کے باہر مضافات میں اپنے لیٹر بکس سے ہی ڈاک لینے اور دینے کا نظام ہے- اگر لیٹر بکس میں پوسٹ کرنے کے لئے خط رکھا ہوا ہو تو لیٹر بکس پر لگی ہوئی سرخ جھنڈی کو اونچا کر دیتے ہیں تاکہ اگر کسی دن اس گھر کے لئے ڈاک نہ بھی ہو تو بھی پوسٹ مین اس جھنڈی کو دیکھ کر ڈاک لے جائے- چونکہ مکان دور دور ہوتے ہیں اور پوسٹ مین جیپ پر سفر کرتا ہے وہ جیپ میں بیٹھا بیٹھا یہ کام سرانجام دے سکتا ہے-

نئی اور پرانی گاڑیاں عام میسر ہیں- کسی پرمٹ یا سفارش کی ضرورت نہیں صرف گاڑی کو سال میں ایک بار انسپکشن سے پاس کرانا ضروری ہے- گاڑی یا مکان خریدنے کے لئے قرضے کی عام سہولت ہے- مگر سودی نظام بہرحال سودی نظام ہے ایک بار انسان پھنس جائے تو نکلنا مشکل ہے اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے اور قناعت کرتے ہوئے جتنی چادر ہو اتنی ہی ٹانگیں پھیلانی چاہئیں- حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ایک بار فرمایا تھا کہ امریکن لوگ کماتے بعد میں ہیں مگر خرچ پہلے کر دیتے ہیں-

سڑکیں اور پل نہایت شاندار ہیں- حال ہی

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

یقین اس کی زندگی کو ایک اعلیٰ اور عظیم الشان زندگی میں تبدیل کر دے گا جبکہ خدا کی ہستی پر ایمان نہ رکھنے کی صورت میں انسان کی زندگی مجرمانہ' بداخلاق اور مصیبتوں سے پر ہو گی اور وہ معاشرے کا بے کار اور ناپسندیدہ فرد بن جائے گا- اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان و یقین ہر اچھائی کا منبع ہے- جس طرح سورج سے روشنی کا انتشار ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے سے انسان سے خود بخود اعلیٰ افعال سرزد ہونے شروع ہو جاتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے بار بار کلام الٰہی میں یہ فرمایا ہے کہ صرف وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں وہی اس زندگی میں کامیابی حاصل کرنے والے ہیں- کلام الٰہی کی ایک سورت میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی یہ اعلان کرے کہ اللہ ہی میرا مالک و مولا ہے اور پھر اس اعلان پر استقامت دکھائے تو اس پر فرشتوں کا نزول ہو گا جو اس کو جنت کی بشارت دیں گے- روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی یہ اعلان کرے کہ اللہ کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے وہ یقیناً جنت میں جائے گا-

اگر کوئی شخص واقعی خدا پر ایمان رکھے تو وہ کبھی کسی گناہ میں ملوث نہیں ہو سکتا- کیونکہ جب اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے- اور ہر بات کو سنتا ہے- اور اگر وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا- تو پھر وہ کس طرح کوئی گناہ کرنے کی جرات کر سکتا ہے- اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور گناہ کبھی ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے- ہم کبھی بھی اپنا ہاتھ آگ میں نہیں ڈالتے- کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہم نے آگ میں ہاتھ ڈالا تو ہمارا ہاتھ جل جائے گا- اس لئے جب بھی کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان و یقین کھو چکا ہوتا ہے-

اگر ہم تمام گناہوں اور جرموں سے معاشرے کی تطہیر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان و یقین پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے-

ایک مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لئے لوگوں میں ایک سچا ایمان پیدا کرنے کے سلسلے میں والدین' تعلیمی ادارے اور انتظامی امور سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت کچھ کر سکتے ہیں............

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کینیڈا ٹوٹنے سے بچ گیا

کینیڈا میں کیوبک صوبے کے عوام نے معمولی اکثریت سے کینیڈا کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرکے کینیڈا کو ٹوٹنے سے بچا لیا ہے۔ فرانسیسی زبان بولنے والے اس صوبے میں ریفرنڈم کے نتیجے میں صرف اعشاریہ 66 فیصد کی اکثریت سے اس صوبے نے کینیڈا کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرکے علیحدہ ہونے سے انکار کر دیا ہے اب کینیڈا اور کیوبک بدستور متحد رہیں گے۔ اور کینیڈا ٹوٹنے سے بچ گیا ہے۔ پچاس اعشاریہ 38 فیصد (50.38) ووٹروں نے کینیڈا سے علیحدگی اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ 49 اعشاریہ 62 فیصد افراد نے کینیڈا سے الگ ہو کر آزاد ملک بننے کا ارادہ ظاہر کیا۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ ریفرنڈم میں 93 اعشاریہ دو فیصد رائے دہندگان کی ریکارڈ تعداد نے ووٹ ڈالے کیوبک کی آزادی کے موضوع پر ہونے والے اس ریفرنڈم کا دنیا کے متعدد ملکوں اور حکومتوں نے بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کیا۔ امریکہ کو خاص طور پر اس میں دلچسپی تھی کیونکہ کیوبک کی علیحدگی کے نتیجے میں اس کے بڑے تجارتی شراکت دار اور قریبی اتحادی کینیڈا کی یکجہتی متاثر ہو جاتی۔

ریفرنڈم کے دوران انتہائی جوش و خروش دیکھنے میں آیا۔ پولنگ سٹیشنوں پر زبردست ہجوم رہا۔ ابتدائی نتائج آزادی کے حق میں آنے شروع ہوئے۔ اور معمولی اکثریت سے آزادی پسندوں کی فتح کی توقع ملنے لگی۔ لیکن تفصیلی نتائج سامنے آنے پر یہی معمولی فتح آزادی پسندوں کی معمولی سے فرق کے ساتھ شکست میں تبدیل ہو گئی۔

مایوس اور بددل علیحدگی پسندوں نے آزادی کے لئے ایک اور کوشش کرنے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔

کینیڈا باہر سے آئے ہوئے افراد پر مشتمل لوگوں کا ملک ہے۔ تاہم کینیڈا کی زیادہ تر آبادی ان لوگوں پر مشتمل ہے جو انگریزی بولتے ہیں۔ ایک صوبہ کیوبک ایسا ہے جہاں پر ایسے لوگ آباد تھے جو فرانس سے آئے تھے۔ لہٰذا ان کی زبان فرانسیسی تھی۔ اس صوبے میں فرانسیسی کی انگریزوں اور انگریزی زبان سے جو روایتی چپقلش سینکڑوں سال سے جاری ہے اس نے رفتہ رفتہ علیحدہ صوبے اور پھر علیحدہ ملک کا تصور دیا۔ چنانچہ 30-40 سال سے اس صوبے میں علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ ان تحریکوں کو فرانس کی جلی یا خفی تائید بھی حاصل ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ سن ساٹھ کی دہائی میں جب فرانس کے سابق صدر جنرل ڈی گال کیوبک کے دورے پر گئے تو انہوں نے جوش میں آکر کیوبک کی آزادی کا نعرہ لگا دیا۔ جس پر کینیڈا کی حکومت ناراض ہو گئی۔ اور فرانسیسی صدر کو اپنا دورہ مختصر کرکے واپس آنا پڑا۔

ماضی میں علیحدگی پسندوں کی تحریک کو کبھی عوامی سطح پر اکثریت کی پذیرائی حاصل نہیں رہی۔ لیکن چند سال قبل جو عام انتخابات ہوئے اس میں علیحدگی پسندی کے جذبات رکھنے والی سیاسی پارٹی نے پہلی بار فتح حاصل کر لی جس سے یہ امکان پیدا ہو چلا تھا کہ یہ صوبہ شاید کینیڈا سے الگ ہو جائے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ عوامی سطح پر ریفرنڈم کے ذریعے کینیڈا کے ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ کئی مہینے کی بحث و تمحیص کے بعد اور اخبارات ریڈیو ٹی وی پر بحث مباحثہ کے بعد اب ریفرنڈم کے جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے سردست کینیڈا کے ٹوٹنے کا خطرہ تو ٹل گیا ہے لیکن یہ تحریک دبے گی تو نہیں۔ ضرورت ہے کہ علیحدگی پسندی کی اس تحریک کا جمہوری اور عوامی سطح پر وہ جواب دیا جائے جس سے کیوبک عوام میں علیحدگی کا خیال ختم ہو جائے۔

کینیڈا کے وزیراعظم نے ریفرنڈم سے چند دن قبل بڑے جذباتی انداز میں کہا تھا کہ کینیڈا کا قیام ایک خواب ہے ایک حسین خواب۔ اسے چکنا چور ہونے سے بچا لیجئے۔

فی الحقیقت کینیڈین وزیراعظم کا یہ کہنا بالکل درست ہے کیونکہ دنیا میں بدامنی لوٹ مار نسلی جھگڑوں سیاسی و علاقائی تنازعوں کے نتیجے میں اتنا خون بہہ رہا ہے کہ جو ملک ایسے مسائل سے دور اور آزادی امن اور خوبصورتی کا گہوارہ ہو اس پر صد بار رشک کیا جانا چاہئے۔ کینیڈا ایسا ہی ایک ملک ہے جہاں مختلف نسلوں رنگوں مذاہب اور قومیتوں کے لوگ غیر معمولی امن محبت اور پیار سے رہتے ہیں۔ ملک کے ذرائع اور وسائل بے پناہ ہیں جن کی وجہ سے ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہے۔ جمہوریت مستحکم ہے۔ جنگ و جدال سے یہ ملک دور ہے۔ نفرتوں کی بھسم کرنے والی آندھیاں یہاں کی سرد آب و ہوا میں دم توڑ دیتی ہیں۔ اس لئے کینیڈا کا اتحاد برقرار رہنا ہی اس کی سلامتی اور خوبصورتی کا راز ہے۔

ooo

جافنا میں سری لنکا کی فوج کی کامیابی

اطلاعات کے مطابق آخر کار سری لنکا کی فوج تامل علیحدگی پسندوں کے ہیڈ کوارٹر اور مضبوط گڑھ جافنا میں داخل ہو گئی ہے۔ چنانچہ تامل علیحدگی پسندوں نے اس علاقے کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہاں پر بسنے والے سبھی وہ ہیں جو تامل علیحدگی پسندوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جافنا شہر میں فوج کی آمد کے پیش نظر سخت خوف و ہراس ہے۔ شہر چھوڑ کر افراتفری میں بھاگنے والوں سے سڑکوں پر ٹریفک جام ہو کر رہ گیا ہے۔

تامل علیحدگی پسندوں کا کہنا ہے کہ ہمیں تاریخ کے بدترین بحران کا سامنا ہے انہوں نے اپنے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائیں۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر سری لنکا کا دوسرا بڑا شہر جافنا علیحدگی پسندوں کے ہاتھ سے نکل گیا تو یہ ان کے لئے زبردست دھچکا ہو گا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق تامل چھاپہ ماروں نے جافنا میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور شہر میں کرفیو بھی لگا دیا ہے۔ ان اقدامات کا مقصد سری لنکا کی فوج کے خلاف شہریوں کو مسلح کرکے انہیں زبردستی لڑائی پر مجبور کرنا ہے۔

ایک دوسری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تامل چھاپہ ماروں نے جافنا سے 10 ہزار پناہ گزینوں کو بھی نکال لیا ہے۔ یہ پناہ گزین مختلف علاقوں میں فوج کی پیش قدمی کے بعد یہاں جمع ہو گئے تھے۔

ooo

پاکستان پر الزام

فرانس کے حکام نے الزام لگایا ہے کہ فرانس میں بم دھماکہ کرنے والے دہشت گردوں نے پاکستان اور افغانستان میں تربیت حاصل کی ہے۔ فرانسیسی عدالتی ذرائع کے مطابق اس سلسلے میں تحقیقات کی جا رہی ہے۔ فرانس میں ایک ایسا گروہ موجود ہے جو فرانسیسی شہریت رکھنے والے باشندوں کو جن میں اکثریت شمالی افریقی نژاد لوگوں کی ہے' بھرتی کرکے تربیت کے لئے پاکستان اور افغانستان پہنچاتا رہا ہے۔ اس الزام کے تحت فرانس میں کئی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ الجزائر میں حکومت کے خلاف مسلح تحریک چلانے والی اسلامی تنظیم کو ہتھیار اور دوسری امداد بھی فراہم کرتے رہے ہیں۔

واضح رہے کہ فرانس میں اب تک آٹھ بم دھماکے ہو چکے ہیں جن میں 7۔ افراد ہلاک اور 180 زخمی ہوئے ہیں۔

ooo

سوڈان کی یوگنڈا کے خلاف شکایت

سوڈان نے اپنے ہمسایہ ملک یوگنڈا پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں کے ذریعے سوڈان پر حملہ کیا ہے۔ جس کا مقصد جنوبی سوڈان کے باغیوں کی حمایت ہے۔ آرمی جنرل کمانڈ کا ایک بیان سوڈان نیوز ایجنسی نے جاری کیا ہے جس میں یوگنڈا پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے منگل کے روز جنوبی سوڈان کے شہر پاراجوک پر حملہ کرکے کھلی جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہماری افواج نے پوری جرات اور بہادری سے حملہ کا مقابلہ کیا ہے اور اس علاقے میں جنگ جاری ہے۔

امدادی کارکنوں اور سفارت کاروں نے نیروبی میں بتایا ہے کہ گذشتہ ہفتے سوڈان کی باغی سوڈان پیپلز لبریشن آرمی نے حکومت کے خلاف اپنے اب تک کے سب سے بڑے حملے کا آغاز کیا ہے۔ اور پاراجوک پر قبضہ کر لیا ہے انہوں نے بتایا کہ باغی افواج شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ باغی فوج کے ترجمان نے بتایا ہے کہ باغی فوج نے سرکاری افواج کے 3 ہزار افراد کو ہلاک و زخمی کرنے کے بعد شمال کی طرف 80 کلومیٹر تک پیچھے دھکیل دیا ہے۔

سوڈان کا دارالحکومت خرطوم اور یوگنڈا کا دارالحکومت کمپالا ایک دوسرے کے خلاف حکومتوں کا تختہ الٹنے کے الزامات عائد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اب سوڈان کی فوج کے تازہ بیان میں یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یوگنڈا کی فوج نے اپنے جارحانہ حملے کے لئے سوڈان کی باغی فوج کو اپنا راہنما بنا لیا ہے۔

یوگنڈا کے صدر مسٹر موسی وینی نے گذشتہ اپریل میں سوڈان کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ لئے تھے۔ انہوں نے سوڈان پر الزام لگایا تھا کہ وہ لاوڈ مزاحمتی فوج کے باغیوں کی حمایت کر رہا ہے۔

یوگنڈا نے سوڈان کی باغی فوج کی تائید کرنے سے قطعی طور پر انکار کیا ہے۔ یہ باغی فوج عرصہ بارہ سال سے شمال کے مسلمان اور عرب علاقے کی جنوب کے عیسائی علاقے پر بالادستی کے خلاف جنگ کر رہی ہے اور عیسائی علاقے کے لئے مزید خود مختاری کے مطالبے کر رہی ہے۔

سوڈان کے اندازاً تیرہ لاکھ افراد باہمی جھگڑوں اور قحط کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں اور قریباً 30 لاکھ افراد جنوب میں اپنے گھربار چھوڑ کر مہاجرین بن چکے ہیں۔

یوگنڈا کا کہنا ہے کہ یہ الزامات درست نہیں ہیں اور سوڈان عرصہ دس سال سے یہ الزامات لگاتا آ رہا ہے تاکہ اپنے ملک کی بغاوت پر پردہ ڈال سکے۔

O

کوئی شخص کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی۔ جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہر شئے پر دین کو مقدم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

میں حد رفتار 65 میل فی گھنٹہ کردی گئی ہے جس سے ایک شہر سے دوسرے شہر میں جلدی اور باسانی جایا جا سکتا ہے۔ راستہ میں جگہ جگہ کھانے پینے کے سٹاپ موجود ہیں جہاں سستے داموں ہر قسم کا فوڈ۔ پٹرول اور فری اور صاف ستھرے مردانہ اور زنانہ باتھ روم میسر ہیں۔ جو 24 گھنٹے کھلے ہوتے ہیں۔

امریکہ سے کینیڈا جانے کے لئے کوئی ویزا نہیں۔ کینیڈا بذریعہ سڑک جانے کے لئے آپ کو موٹر گاڑی سے اترنا بھی نہیں پڑتا۔

یہاں اور تمام یورپین ممالک میں کریڈٹ کارڈ ایک نعمت سے کم نہیں بشرطیکہ آپ کے بینک میں رقم موجود ہو۔ اگر آپ سیاح ہیں تو ہر ملک کے لئے علیحدہ کرنسی لینے کی ضرورت نہیں۔ ایک ماہ کے بعد آپ کے گھر کے پتہ پر بل آجاتا ہے جو بذریعہ چیک اپنے ملک کی کرنسی میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ بجلی۔ گیس پانی یا فون کے بلوں کی ادائیگی بھی بذریعہ چیک ہوسکتی ہے۔ گھر یا بزنس میں فون لگانا کوئی مشکل نہیں۔ کمپنی کو فون کر دیں۔ معمولی رقم سے فون لگ سکتا ہے۔ اور کوئی رشوت یا سفارش کی ضرورت نہیں۔ ہسپتالوں میں ہر قسم کا علاج میسر ہے۔ علاج پہلے اور فیس بعد میں کا اصول مقرر ہے۔ رنگ نسل یا بیماری کی قسم کی کوئی قید نہیں۔

ریل گاڑی۔ بس۔ بینک۔ سپر مارکیٹ۔ یا پوسٹ آفس ہر جگہ قطار بنانے کا اصول مقرر ہے۔ بینک یا پوسٹ آفس کی ہر کھڑکی پر ہر قسم کا کام ہوسکتا ہے یہ نہیں کہ رجسٹری کی کھڑکی علیحدہ ہے اور ٹکٹ لینے کی علیحدہ۔ ڈرائیونگ لائسنس 4 سال کے لئے ہوتا ہے اور گاڑی کا ٹوکن بذریعہ ڈاک گھر پر آجاتا ہے۔

ہر مکان اور ہر سڑک کا نام یا نمبر موجود ہے۔ ہر شہر کے نقشے پیٹرول پمپ سے مل جاتے ہیں۔ جن سے کوئی جگہ ڈھونڈنا بہت آسان ہے۔ مثلاً اگر میرے مکان 1011-W Taborrd. ہے تو اس سے مراد دریا کے مغرب کی طرف Tabor Road پر اس نمبر کی سڑک کے بعد دائیں طرف 5 واں مکان ہوگا۔ جفت نمبر سڑک کے دائیں طرف اور طاق نمبر بائیں طرف ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملک کی بڑی بڑی شاہراہوں کے بھی نمبر ہیں۔ شمالاً جنوباً چلنے والی سڑکوں کے نمبر جفت ہیں اور شرقاً و غرباً چلنے والی سڑکوں کے نمبر طاق ہوں گے۔

ملک کے دریا بھرے ہوئے ہیں۔ کنوؤں یا نہروں کا رواج نہیں اکثر بارانی علاقہ ہے زمین زرخیز اور بار آور۔ بقول شخصے گائیں بھینسیں نظر نہیں آتیں مگر دودھ بہت اور ہر موسم کا پھل باافراط۔ دنیا بھر کے چھوٹے ممالک ڈالر کی طلب میں اپنا مال اونے پونے بیچنے کو تیار ہیں۔ جو یہاں اگر معیاری ہو تو 8، 10 گنا مہنگے داموں فروخت ہوتا ہے۔

یہاں تقریباً ہر مال ڈسپوزایبل ہے یعنی استعمال کیا اور پھینک دیا۔

روزنامہ الفضل قادیان 27- جنوری 1939ء

ہماری تاریخ

27-1-1939

الفضل قادیان
روزنامہ
THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

الفضل 27- جنوری 1939ء کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے صاحبزادہ محترم مرزا مبارک احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے لئے جو کارڈ جاری فرمایا اس کا متن یہ تھا۔ سلام و دعا کے بعد لکھا "عزیزم مرزا مبارک احمد کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے 25- جنوری 1939ء بروز بدھ بوقت 12 بجے دوپہر بیت الحمد میں تشریف لاکر ممنوں فرمائیں اسی سلسلہ میں الفضل نے یہ خبر شائع کی کہ اس دعوت میں 1300 کے قریب مرد اور خواتین کو کھانا کھلایا گیا۔

نمبر1- قادیان کے وہ احباب مدعو تھے جنہیں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے رفقاء ہونے کا شرف حاصل ہے۔

نمبر2- مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے سٹاف۔

نمبر3- دفاتر کے اکثر کارکن۔

نمبر4- واقفین تحریک جدید۔

نمبر 5- محلّہ دارالفضل سے 50- محلّہ دارالرحمت سے 50- محلّہ بیت المبارک سے 50- محلّہ دارالبرت سے 30- محلّہ دارالعلوم سے 30- محلّہ ریتی چھلا سے 20- محلّہ بیت فضل سے 20- محلّہ بیت اقصیٰ سے 10- دارالانوار سے 5- ناصر آباد سے 10- احباب مدعو تھے۔ ان کے علاوہ تمام محلوں کے غرباء اور مساکین نیز دارالصحت کے کچھ نو احمدی بھی بلائے گئے تھے۔

نمبر6- مہمان خانے سے بہت سے مہمان بلائے گئے۔

نمبر7- مقامی سرکاری اداروں کے ملازمین۔

نمبر8- متصلہ گاؤں بھینی ننگل- قادر آباد- احمد آباد اور کھارا کے بعض احباب۔

نمبر9- بعض غیر از جماعت احباب۔

دعوت کا انتظام حضرت (امام جماعت الثانی) کی کوٹھی دارالحمد کے صحن میں کیا گیا تھا۔ اور اتنے بڑے ہجوم کو کھانا کھلانے کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی اپنے خدام میں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کھانے کے بعد دعا کی گئی اس کے بعد یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

دعوت کے منتظم اعلیٰ مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ تھے۔

الفضل کے اسی شمارے میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس پر مکرم ایڈیٹر صاحب نے نوٹ دیا ہے "صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی اے ابن حضرت (امام جماعت الثانی) کی شادی کے موقع پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دارالسلام میں 22- جنوری 1939ء کو جو مجمع ہوا اس میں موقع کی مناسبت سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی۔

تقریر کا موضوع ترٰی نسلاً بعیداً اور اس میں حضرت صاحب نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ترٰی نسلاً بعیداً ایک ایسی بات ہے کہ جوں جوں زمانہ آگے بڑھے گا۔ لوگ اس کی صداقت پر یقین کرتے چلے جائیں گے۔ آپ نے جن حالات میں ترٰی نسلاً بعیداً کہا گیا تھا وہ بیان فرمائے اور فرمایا کہ اب تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسل کے افراد گنے جاسکتے ہیں لیکن آئندہ یہ گنے بھی نہیں جائیں گے۔

روزنامہ الفضل قادیان 5- مارچ 1938ء

الفضل مورخہ 5- مارچ 1938ء میں برادرم ٹل بلال' ایک انگریز احمدی کا ایک خط حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں- آپ کے لئے) کے نام شائع ہوا ہے۔ اس خط میں ٹل صاحب نے محترم مرزا سعید احمد صاحب کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ سلام و دعا کے بعد انہوں نے لکھا۔

امید ہے (آپ) اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود میرے اس خط کو شرف مطالعہ بخشیں گے۔ ہمارا ایک پیارا بھائی جو ہم سے جدا ہو چکا ہے اور میں اسی کے کچھ حصہ زندگی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس نے انگلستان میں گذارا۔

مرزا سعید احمد (خدا تعالیٰ ان کی روح کو ابدی راحت نصیب کرے) یہاں ہمارے لئے اپنے ساتھ وہ ماحول لائے جس میں انہوں نے خود پرورش پائی تھی۔ وہ واقعی اسم بامسمّٰی تھے۔ ان کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی اور انہوں نے اپنے عمل سے ہمارے اندر دین حق کی وہ حقیقی روح پیدا کردی جو صرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک ذریت ہی کا کام ہے۔ انگلستان کے قیام کے دوران میں مرزا سعید احمد صاحب گذشتہ سال ماہ جولائی میں میرے ہاں مقیم رہے اور اس وجہ سے میرے دل میں ان کے متعلق نہایت گہرے تاثرات موجود ہیں۔ وہ یہاں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ تشریف لائے ان کی مفارقت کو حضرت صاحبزادہ صاحب شدت سے محسوس کرتے ہوں گے۔ اور کس قدر رنج اور تکلیف کا مقام ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف واپس تشریف لے جائیں گے مرزا سعید احمد صاحب ان کے ساتھ نہیں ہوں گے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان عالی نسب فرزندوں کے اخلاق فاضلہ ہمارے لئے بہت بڑی رہنمائی کا موجب ہیں۔ وہ ہمارے درمیان ہوں تب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں دین حق کا بیج کس قدر مضبوطی سے قائم ہے۔

مرزا سعید احمد صاحب نوجوان تھے لیکن دین حق کے اعمال کے لحاظ سے نوجوان نہ تھے۔ وہ ہر نیکی سے متصف تھے۔ ناساز گار حالات میں بھی نہایت درجہ صابر تھے۔ نہایت حلیم پرہیز گار تھے۔ سادگی طبع کے باوصف نہایت باوقار تھے۔ ان کے حلم اور خوش اخلاقی کے باعث تمام لوگ ان کے گرویدہ تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بیسیوں لوگ ان کے حالات دریافت کرتے رہتے ہیں۔ میں صرف ان کی زندگی کے معاشرتی پہلو ہی سے واقف نہیں ہوں بلکہ ان کی پرائیویٹ زندگی اور ان کی عادات کا بھی ذکر کر رہا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے قیام انگلستان کا ایک بہت بڑا حصہ میرے ساتھ بسر کیا اور میرے لئے یہ بات بہت فخر کا موجب ہے کہ میں نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا۔ گو ان کی وفات عالم شباب میں ہوئی لیکن ایک سچے (احمدی) کی حیثیت میں انہوں نے اپنا فرض بطریق احسن ادا کردیا۔ میرے نزدیک ان سے زیادہ قابل قدر مربی قادیان سے روانہ نہیں ہوا۔ کیونکہ جو کامیابی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے وہ باتوں سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

انہوں نے اپنے زمانہ علالت میں بھی مجھے ایک بہت بڑا سبق دیا جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ایک روز ہسپتال میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب اور میں مرزا سعید احمد صاحب کے پاس بیٹھے تھے۔ مرزا سعید احمد صاحب اور دوسرے احباب کے درمیان اردو میں باتیں ہو رہی تھیں۔ میں اردو نہ جاننے کے باعث گفتگو میں شریک نہیں ہوسکتا تھا۔ آپ نے یہ حالت دیکھ کر کہا افسوس ٹل اس گفتگو میں ہم سے علیحدہ ہیں۔ اللہ اللہ بیماری کی حالت میں بھی انہیں میرا احساس تھا۔ اور اس بات کا افسوس تھا کہ میں اردو نہ سمجھنے کے باعث ان کی گفتگو میں شامل نہیں تھا۔ اس واقعہ نے مجھے ایک بہت بڑا سبق دیا جو یہ ہے کہ خواہ انسان بستر مرگ پر ہی کیوں نہ پڑا ہو اسے دوسروں کے احساس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

پیارے آقا ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں آپ جیسا رہنما عطا فرمایا اور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو لمبی عمر عطا کرے تا آپ دیر تک ہماری رہنمائی کرسکیں۔

آپ کا ادنیٰ غلام
ٹل بلال

بقیہ صفحہ 1

عزتی کر دیں گے۔ میں تو یہاں نہیں رہتا۔ یعنی جوتیاں کھانے سے بھی اس کی عزت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ گویا اسے پتہ نہیں کہ عزت کہتے کسے ہیں" اور عزت نفس جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے وہ ہے کیا؟ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 9- فروری 1968ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب سے تعلق رکھنے والے 15- افراد کے کراچی میں اجتماعی قتل پر کراچی میں ہڑتال ہوئی- سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ پندرہ افراد الطاف گروپ نے قتل کئے ہیں ہمارے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں- سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے الطاف حسین کا یہ الزام مسترد کر دیا کہ یہ قتل حکومت نے نسلی فسادات کرانے کے لئے کرائے ہیں- یہ افراد غریب محنت کش تھے ان میں سات ایک ہی گھر میں رہتے تھے باقی افراد کو اغوا کر کے یہاں لایا گیا اور رات اڑھائی بجے مسلح دہشت گردوں نے جن کی تعداد 12 تھی ان سب کو ہلاک کر دیا- کراچی کے محلے گلبرگ میں جمعرات کو 15- افراد کے اس اجتماعی قتل کے خلاف ایم کیو ایم نے یوم سوگ منانے کی اپیل کی تھی- جمعہ کو پبلک ٹرانسپورٹ اور دکانیں بند رہیں- شرپسندوں کی فائرنگ سے پولیس کے دو سپاہی زخمی ہو گئے- کراچی کے ضلع وسطی میں مکمل ہڑتال رہی جبکہ شرقی اور غربی کے اضلاع میں اورنگی ٹاؤن' پاک کالونی' کورنگی' اور ملیر میں دوکانیں مکمل طور پر بند رہیں-

○ کراچی میں ہلاک ہونے والے 7- افراد کی لاشیں رحیم یار خان پہنچیں تو کہرام مچ گیا- ایم کیو ایم کے الطاف حسین کے خلاف نعرے بازی کی گئی- نماز جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی-

○ کراچی میں ہلاک ہونے والوں کی لاشوں کے اوپر ایک گتے پر لکھ کر لگایا تھا' نصیراللہ بابر کے لئے مہاجر ٹائیگر فورس کا تحفہ- ایک اور جگہ لکھا تھا سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کے لئے تحفہ-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کراچی میں پنجابی نہیں پاکستانی قتل ہوئے ہیں- انہوں نے کہا کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بند کر دیں جو کرنا ہے خود کریں- باقاعدہ کال دینے کی ضرورت نہیں- انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے لسانی فسادات کرانے کے لئے پنجابیوں کے قتل ہونے کا جان بوجھ کر تاثر دیا- انہوں نے کہا کہ حکمران وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کی سربراہی میں ریاستی تشدد کر رہے ہیں- کراچی جل رہا ہے اور خون میں ڈوبا ہوا ہے- حکومت آگ لگانے والا پراپیگنڈہ اپنے پاس رکھے- پاکستانی قوم اس میں آنے والی نہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ میری فیکٹریاں انگریز کی غلامی کا انعام نہیں محنت کا صلہ ہیں-

○ ملی یکجہتی کونسل نے ملک بھر میں یوم سیاہ منایا اور مطالبہ کیا کہ "عوام کش حکومت مستعفی ہو جائے"

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ 15- افراد کے قتل میں ایم کیو ایم ملوث نہیں- مہاجر ٹائیگر نامی کسی تنظیم سے ہمارا تعلق نہیں- یہ حکومتی ایجنسیوں کی واردات ہے-

○ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کو اپنے مقاصد تک محدود رہنا چاہئے- امیر جماعت اسلامی اس کونسل کو تیسری قوت کا رنگ دینا چاہتے ہیں-

○ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ کراچی میں منی بغاوت پر اسی سال قابو پالیا جائے گا-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں وزارت عظمیٰ کا امیدوار نہیں ہوں- لیکن اگر حکومت اور اپوزیشن باہمی اتفاق رائے سے ملکی مفاد میں مجھے یہ ذمہ داری دیں تو میں تعاون کروں گا- تاہم انہوں نے کہا کہ وقت سے پہلے الیکشن ملکی مسائل کا حل نہیں- اسمبلیوں کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے-

○ پاکستان یوکرائن سے جدید ترین ٹینک طیارے اور بحری جہاز خریدے گا- دونوں ممالک کے وزرائے دفاع نے اسلام آباد میں ملاقات کے دوران کروڑوں ڈالر کے سمجھوتے کو حتمی شکل دے دی- ٹی 72 ٹینکوں سے میزائل بھی چلائے جا سکتے ہیں- یوکرائن نے توپیں فروخت کرنے کی بھی پیشکش کی ہے-

○ پاکستان کسان کمیٹی کے زیر اہتمام آل پاکستان کسان کانفرنس میں عوامی جمہوری پارٹی کے سربراہ عابد حسن منٹو نے کہا کہ ملک کی دونوں بڑی جماعتوں کے رہنما ٹیکس چور ہیں- ایک مقرر نے الزام لگایا کہ پٹرول کی مصنوعی قلت پیدا کر کے راتوں رات کروڑوں کا فائدہ اٹھالیا گیا- یہ کسان کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی-

○ پاکستان کو 28 ایف 16 طیاروں کی رقم جلد واپس ملنے کا امکان ہے- وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ امریکہ کے صدر نے ان طیاروں کی خریداری کے لئے انڈونیشیا سے بات کرلی ہے-

○ محکمہ آبپاشی کو اتھارٹی بنانے کی منظوری دے دی گئی- وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے مخالفت کی تو وزیر اعظم برہم ہو گئیں- انہوں نے کہا کہ شاید آپ کو محکمے نے مناسب بریفنگ نہیں دی- صدر مملکت نے بھی کہا کہ ہم لکھ کر دے چکے ہیں کہ محکمے کو اتھارٹی میں بدل دیا جائے گا- بعد میں وزرائے اعلیٰ نے اتفاق رائے سے اتھارٹی بنانے کی منظوری دے دی- پانی و بجلی کے سپیشل سیکرٹری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کو غلط فہمی ہوئی ہے انہیں بریف کر دیا جائے گا-

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے کہ میں قومی حکومت کا منصوبہ لے کر نہیں آئی- انہوں نے بتایا کہ انہوں نے وزیر اعظم سے پولیس مقابلوں پر بھی بات کی ہے- امریکی نائب وزیر خارجہ نے الزام لگایا کہ افغانستان میں ایرانی مداخلت بڑھ گئی ہے- ایران کو تنہا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- براؤن ترمیم پر بھارت کا رد عمل زیادہ دیر نہیں رہے گا- انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن اور حکومت دونوں سے رابطہ رکھتے ہیں- امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ کے پاس مسئلہ کشمیر کا کوئی طلسمی حل نہیں انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان میں طالبان کی حمایت نہیں کر رہے ہیں-

○ مہنگائی کے خلاف حزب اختلاف کی تحریک کا آغاز 15- نومبر سے فیصل آباد سے ہو گا- نواز شریف اور دیگر اہم لیڈر خطاب کریں گے-

○ پنجاب کے سینئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ نواز شریف چور دروازے سے اقتدار میں آنے کی کوشش نہ کریں- انہوں نے کہا کہ میں لاہور کا ایک ایک وارڈ چیک کروں گا- اور صفائی کا انتظام ناقص ہوا تو ذمہ دار اہلکاروں کو چھٹی کروادوں گا-

○ تحریک جعفریہ کے علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ قومی حکومت بنا کر اسے اہم مسائل حل کرنے کا ٹارگٹ دیا جائے-

○ مریدکے میں مجلس دعوۃ وارشاد کے تین روزہ اجتماع کے اختتام کے آخری دن پروفیسر حافظ محمد سعید نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ میں جانے والے علماء نے جہاد کا میدان خالی چھوڑ دیا ہے- انہوں نے کہا کہ صرف ایک جماعت رب کی ہے باقی شیطانوں کی ہیں انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی تحریکیں نہ چلائی جائیں-

○ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ حکومت اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے مخلص نہیں- نواز شریف ساتھ دیں تو ان کے ساتھ چل سکتے ہیں-

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے اپنے استعفیٰ پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے- ان کے استعفیٰ کا اعلان ایک دو دن میں متوقع ہے- ان سے پوچھا گیا کہ وہ اپنی گاڑی پر جھنڈا کیوں نہیں لگا رہے تو انہوں نے کہا کہ گاڑی پر جھنڈا تو میں ویسے بھی نہیں لگاتا-

○ بینکنگ ٹریبونل نمبر 4 کے چیئرمین محمد اسلم ناگی نے سابق وزیر اعظم کے والد' والدہ' بیٹے' بیٹی' بھاوج اور بھتیجے کے خلاف ایک بینک کے چار کروڑ 62 لاکھ روپے کے قرضے کے متعلق کیس کی سماعت چھ روز کے لئے ملتوی کر دی ہے- عدالت میں میاں نواز شریف کے والد محترم میاں محمد شریف نے درخواست کی تھی کہ کیس ہائی کورٹ میں ہے اس لئے سماعت روک دی جائے-

○ امریکہ کی کشمیر کے بارے میں پالیسی پر بھارت نے شدید غصہ کا اظہار کرتے ہوئے امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل کے دورے کا بائیکاٹ کر دیا- بھارت حکام مسز رافیل سے ملاقاتیں نہیں کریں گے- بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں قیام کے دوران رابن رافیل نے کشمیر کے متعلق بھارتی مفادات کو نظر انداز کیا-

ایسٹی گیسٹر : معدہ میں جلن' درد' سوزش
گیس' بدہضمی' کمی بھوک
اور دائمی قبض - اور یجنل جرمن میڈیسنز فارمولا
چند خوراکوں میں سکون
مجاہد ہومیو کلینک رحمن کالونی ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون : دوکان : 649 ؛ گھر : 212300

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دُنیاوی دِل کو سکون بخشتی ہے
فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے-
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
صبح سویرے اُٹھیں' ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں
کُھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں- تیل کی
تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے
نہائیں-
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون : 04524-211538